جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس پر تبصرہ

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ / جولائی ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیات قرآنیہ تلاوت فرمائیں:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْــًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۵ (الحجرات:۱۵)

اور پھر فرمایا:

حکومت پاکستان نے جو احمدیوں کے خلاف آرڈیننس جاری کیا اس کا عنوان ہے کہ احمدیوں کی یعنی انھوں نے تو قادیانی لفظ استعمال کیا ہے کہ قادیانیوں کی غیر مسلم سرگرمیوں کے خلاف آرڈیننس تا کہ قادیانیوں کو ان غیر مسلم سرگرمیوں سے باز رکھا جا سکے اور غیر مسلم سرگرمیاں کیا ہیں؟ سب سے پہلی آذان کہ غیر مسلم اگر کوئی آذان دے گا تو یہ غیر مسلم سرگرمی کہلائے گی اس لئے صرف غیر مسلموں کو غیر مسلم سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور مسلمانوں کو غیر مسلم سرگرمیوں کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ دوسری غیر مسلم سرگرمی یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو مسلمان کہنا ایک بہت بڑی غیر مسلم سرگرمی بن گئی اور چونکہ یہ غیر مسلم سرگرمی ہے اس لئے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ غیر مسلموں کو اس غیر مسلم سرگرمی کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور مسلمانوں کو اس غیر مسلم سرگرمی

کی اجازت دی جاسکتی ہے۔علی ہذ االقیاس یہ منطق اسی طرح آگے چلتی چلی جاتی ہے۔

اس وقت اس کے تجزیہ کے متعلق تو میں کچھ مزید نہیں کہنا چاہتا یہ تمہید میں نے اس لئے باندھی ہے کہ جب جماعت کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا کہ وہ غیر مسلم سرگرمیاں اگر یہ ہیں تو یہ تو بڑی تعجب کی بات ہے پھر تو سب کو روکنا چاہئے ان غیر مسلم سرگرمیوں سے، مسلمانوں کو بھی روکنا چاہئے غیر مسلموں کو بھی روکنا چاہئے صرف قادیانی ہی رہ گئے ہیں ان سرگرمیوں سے روکنے کے لئے ،تو حکومت نے پھر ایک وائٹ پیپر White Paper شائع کیا، ویسے تو وہ وائٹ پیپر چونکہ جھوٹ کا پلندہ ہے اور دل آزاری نہایت گندی قسم کی کی گئی ہے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر نہایت بے ہودہ اور ذلیل الزام لگائے گئے ہیں، کوئی بنا نہیں ہے اس کی ، نہ قرآن پر بنا ہے نہ سنت پر بنا ہے اس لئے سیاہ کاغذ تو اس کو نام رکھنا چاہئے سفید کاغذ نام رکھنے کی تو کوئی اس کی گنجائش نہیں لیکن اس پہلو سے شاید ٹھیک ہو کہ سفید جھوٹ بھی کہا جاتا ہے۔تو اگر اس محاورے کی رو سے اسے وائٹ پیپر کہا جاتا ہے یعنی قرطاس ابیض تو پھر تو کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے اور ہے بھی وہ یہ انہی معنوں میں ۔ باوجود اس کے کہ اس میں شدید دل آزاری سے کام لیا گیا ہے ایک پہلو سے مجھے خوشی ہے کہ کچھ بولے تو سہی وہ اور جماعت کو اس کے نتیجے میں اپنی جوابی کاروائی کا موثر موقع ملے گا لیکن بولے عجیب طرح ہیں۔

ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب سے ایسے فرضی حوالے نکالے گئے ہیں جو کسی اور موقع پر کسی اور کے لئے استعمال ہوئے ہیں کچھ اور مضمون رکھتے ہیں اور ان سے ان کو اس طرح اخذ کیا گیا ہے کہ گویا وہ شدید دل آزاری کا موجب ہیں مسلمانوں کے لئے اور دوسری طرف وہ اصل کتب ضبط کر لی گئی ہیں جن میں وہ حوالے ہیں اور ان کی اشاعت کی اجازت نہیں۔ گویا کہ وائٹ پیپر تو یہ تشہیر کرے گا کہ دیکھو یہ یہ ہماری دل آزاریاں ہو رہی ہیں یعنی دل آزاریاں تو جاری رہیں گی اور اصل کتاب کو دیکھ کر یہ معلوم کرنے کا موقع کسی کو میسر نہیں آئے گا کہ دل آزاری ہوئی بھی تھی کہ نہیں۔اس کو تو کسی شاعر نے خوب ادا کیا ہے:

ے کہ سنگ وخشت مقید ہیں اور سگ آزاد

(دست صبا از نسخہ ہائے وفا صفحہ:۱۶۱)

کہ پتھروں کو تو باندھ دیا گیا ہے اور کتوں کو آزاد چھوڑ دیا گیا ہے۔فرضی دل آزاری کو تو آزاد کر دیا گیا

ہے اور جوابی کارروائی کو بند کر دیا گیا۔ تو جتنی خوشی اس پہلو سے ہو سکتی تھی کہ ایک جواب کا موقع پاکستان میں میسر آ جائے گا وہ خوشی تو ساتھ ہی اس طریق کار نے زائل کر دی لیکن جہاں تک غیر دنیا کا تعلق ہے، خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کا موقع تو بہرحال میسر آئے گا۔ کہاں کہاں حکومت پاکستان کا قانون احمدیوں کی زبان بندی کرے گا آخر آزاد دنیا وسیع پڑی ہے، وہاں سے آواز اٹھ سکتی ہے، اٹھے گی، پھیلے گی اور جہاں جہاں انھوں نے یہ تقسیم کرایا ہے اس سے زیادہ کثرت کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے نقطہ بہ نقطہ جوابات تیار کر کے تقسیم کئے جائیں گے۔

کچھ تو میں اپنے خطبات میں بھی بیان کروں گا تا کہ وہ لوگ جنہیں پڑھنے کا زیادہ موقع میسر نہیں آتا اور خطبے ضرور سنتے ہیں ان تک بھی بات پہنچ جائے اور اس طرح احمدیوں کو اپنے دفاع میں کچھ ہتھیار میسر آ جائیں۔ اَن پڑھ احمدی بھی جب خطبہ غور سے سنتا ہے تو کافی حد تک سمجھ جاتا ہے بات کو اس لئے ان کے لئے ایک اچھا موقع مل جائے گا اور چونکہ لمبا بھی ہوا تو ہو سکتا ہے اور خطبات دوسرے مقاصد کے لئے بھی استعمال کرنے ہوتے ہیں اس لئے اگر کچھ حصہ رہ جائے بیچ میں سے تو وہ ویسے بھی پمفلٹ کی صورت میں چھپوانا ہی تھا، وہ چھپوایا جائے گا اور سب تک وہ پہنچ جائے گا اس لئے کوئی خلا نہیں رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

جہاں تک غیر مسلم دنیا کا تعلق ہے ان کے سامنے جو انہوں نے موقف اختیار کئے ہیں وہ بھی سراسر جھوٹ اور غیر منطقی اور نہایت لغو موقف ہیں۔ ان کے متعلق جہاں جہاں اطلاع ملتی ہے ہم اس کا جواب بتاتے ہیں اور زیادہ دیر تک تو کسی کو دھوکے میں رکھا نہیں جا سکتا۔ ان کے موقف کی ایک مثال یہ ہے جو نیوز ویک میں شائع ہوئی کہ ایک بڑے پاکستان کے افسر نے اپنے جواز میں یہ بات پیش کی کہ دیکھو یہ تو بڑی منطقی بات ہے کہ غیر مسلموں کو کیسے اجازت دی جا سکتی ہے کہ وہ مسلمانوں کا بھیس اوڑھ کر، بھیس بدل کر، مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر وہ لوگوں کو دھوکا دے کہ وہ مسلمان ہیں، آخر حکومت کا فرض ہے کہ دھوکے بازوں کو پکڑے اور ان کے خلاف کارروائی کرے۔

تو یہ ایک منطقی دلیل انہوں نے قائم کی غیر دنیا کے لئے جن کو قرآن اور سنت سے تو غرض کوئی نہیں ہے نہ ان کو یہ پتا ہے کہ کوئی غیر مسلم حقیقت میں ہے بھی کہ نہیں لیکن ان کے سامنے اتنی سی بات رکھ دی گئی کہ ہماری حکومت نے فیصلہ کر لیا اور ایک اسمبلی کا حوالہ دیا گیا کہ فلاں اسمبلی نے یہ

فیصلہ کیا اس لئے اس فیصلہ میں بھی ہمارا قصور کوئی نہیں، ہم نے تو ورثے میں پایا تھا یہ فیصلہ اور جب ہم نے ورثے میں یہ فیصلہ پایا کہ فلاں جماعت غیر مسلم ہے تو اس فیصلے پر نفاذ کروانا، عمل درآمد کروانا ہمارا کام تھا وہ ہم نے کروایا ہے، اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ۔ یہ بات تو انہوں نے پہنچا دی لیکن اس کے اندر اتنی لغویات مضمر ہیں کہ جب وہ ہم دوسروں کو پہنچائیں گے اور پہنچا رہے ہیں تو کیسے کوئی یقین کر سکتا ہے کہ یہ دھوکہ لمبے عرصے تک چل سکتا ہے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سب سے پہلے تو اسمبلی کی حیثیت سن لیجئے۔ یہ وہ اسمبلی ہے جس کے اوپر خود پاکستان نے ایک وائٹ پیپر شائع کیا اور سارے اسمبلی کے ممبران کا منہ کالا کر دیا اس وائٹ پیپر کے ذریعے اور یہ اعلان کیا کہ ان میں سے کوئی بھی اس قابل نہیں تھا کہ شریف انسان کہلا سکے۔ مسلمان تو درکنار ایک عام شریف انسان کہلانے کے بھی مستحق نہیں، یہ لوگ فلاں بھی تھے، فلاں بھی تھے، جتنی بدیاں ہیں وہ ان لوگوں کے متعلق گنائی گئیں اور یہ چھپا ہوا پیپر موجود ہے اس لئے حکومت مجبور تھی یعنی نئی حکومت ایسی اسمبلی کو ختم کرنے پر اخلاقاً پابند تھی ۔ اس اسمبلی نے جن کا یہ حال ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک قانون پاس کیا تھا شرعی اور اس کی شرعی حیثیت ہے کیونکہ اس اسمبلی نے جس میں سارے ملک کے نمائندے موجود تھے، نے یہ اعلان کیا جماعت احمدیہ غیر مسلم ہے۔ تو ہم تو اس اسمبلی کے پابند ہیں اس لئے لازماً ہم اس کی آگے بڑھ کر مزید پابندی کروائیں گے تو جس اسمبلی کی اپنی حیثیت یہ تھی کہ وہ شریف انسان کہلانے کی ان کے نزدیک مستحق نہیں تھی باہر کی دنیا کے نزدیک بے شک ہو اس کے فیصلے پر اس قدر سر تسلیم خم کرنا اور سر جھکا لینا یہ بڑے تعجب کی بات ہے اور مزید بات یہ کہ اس کے فیصلے کی حالت یہ ہے کہ سارا قانون جو بڑی محنت سے اس نے تیار کیا تھا اور دستور اساسی کی صورت میں ان کو دیا تھا وہ معطل اور ترمیم کی عزت افزائی ہو رہی ہے صرف یعنی 73ء کا قانون تو معطل اور 74ء کی ترمیم جاری۔ آخر کچھ تو احترام ہونا چاہئے نا اسمبلی کا۔

یہ تو ویسی بات بنتی ہے کہ ایک عورت صبح اٹھ کر کھا رہی تھی سحری کے وقت کسی کو پتا تھا کہ وہ روزہ نہیں رکھتی، اس نے کہا بی بی تم روزہ تو رکھتی نہیں تو یہ آدھی رات کو اٹھ کے کھانا کیوں کھاتی ہو؟ اس نے کہا روزہ نہیں رکھتی تو کافر تو نہ ہو جاؤں کچھ تو احترام کروں رمضان کا۔ جہاں تک کھانے والا حصہ ہے وہ تو مجھے پورا کرنا چاہئے بہر حال۔ چنانچہ افطاری بھی کرتی تھی سحری بھی کرتی تھی اور بیچ میں بھی کھانا کھاتی تھی تو یہ احترام ہے ان کے نزدیک اس اسمبلی کا کہ جس کی ساری بنائی گئی Constitution (کانسٹی

ٹیوشن)، تمام دستور اساسی تو دوکوڑی کے لائق نہ رہا ہو اور یہ رہ جائے باقی اور پھر ایک اور اس میں دھوکہ اور مغالطہ آمیزی یہ کہ یہ بھی شکل نہیں بن رہی عملاً۔ عملاً یہ شکل بنتی ہے کہ سارا دستور مع ترمیم کے معطل تھا اور آرڈیننس کے ذریعے دوبارہ یہ ترمیم جاری کی گئی تو ایک شخص کا فیصلہ ہے اب تو اسمبلی والی بات ختم ہوگئی۔ جب سارا قانون معطل ہو گیا اور ترمیم بھی ایک دفعہ معطل ہوگئی، دوبارہ جاری کیا گیا ایک آرڈیننس تو پھر اب اس کی قانونی شکل صرف یہ ہے کہ ایک شخص کا فیصلہ ہے تو یہ چیزیں جب دنیا کے سامنے آئیں گی تو پاگل تو نہیں دنیا کہ وہ نہ سمجھ سکے مگر قطع نظر اس کے کہ یہ فیصلہ کس کا تھا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ موقف ہی حماقتوں کا پلندہ ہے کہ اس منافقت کی ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں۔

سب سے پہلے تو یہ کہ منافقت کہتے کس کو ہیں؟ قرآن و حدیث کی بات کرتے ہو تو اس سے معلوم کرو اور منافق کو کس چیز کی اجازت دی جاسکتی ہے اور کس کی نہیں دی جاسکتی؟ اول تو یہ فیصلہ کہ کسی کے دل میں کیا ہے۔ جو وہ دعویٰ کرتا ہے اس کے دل میں وہ ہے بھی کہ نہیں سوائے خدا کے کوئی نہیں کرسکتا اس لئے آپ اس کو جو چاہیں کہیں یہ نہیں کہہ سکتے کہ جو تم منہ سے کہہ رہے ہو ہم اعلان کرتے ہیں کہ تمہارے دل میں یہ نہیں ہے۔ یہ کام سوائے خدا کے اور کوئی نہیں کرسکتا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ اور خلفا کی زندگی میں ایک بھی ایسا واقعہ نہیں کہ کسی نے اپنے آپ کو مسلمان کہا ہو اور حضور اکرم ﷺ یا خلفا نے یہ رد کر دیا ہو اور فرمایا ہو کہ تم اندر سے غیر مسلم ہو اور منافق ہو ایک بھی ایسا واقعہ نہیں۔ جہاں تک قرآن کا مطالعہ کرتے ہیں کہ قرآن اس موضوع پر کیا فرماتا ہے تو جو آیت میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی تھی اس میں اس کا موثر جواب موجود ہے۔ قرآن کریم تو ایک کامل کتاب ہے، کسی پہلو کو نہیں چھوڑتی، کوئی مستقبل کا فتنہ ایسا نہیں ہے جس کا ذکر اور اس کا تدارک قرآن کریم میں موجود نہ ہو چنانچہ اس سارے آرڈیننس کا تدارک قرآن کریم میں موجود ہے۔ دلیل کا بھی اور جو بعد میں موقف اختیار کیا گیا اور آرڈیننس کی جو تفاصیل ہیں جب میں آپ کو سناؤں گا اس آیت کی تشریح تو آپ حیران ہوں گے کہ ان سب چیزوں کا ذکر موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آنحضرت ﷺ کو خبر دیتے ہوئے قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا اعراب یہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئیں ہیں قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا ہم تمہیں بتا رہے ہیں جس کی دل پر نظر ہے کہ ایمان نہیں لائے کہہ دو ان کو بے شک لَّمْ تُؤْمِنُوْا تم ہرگز ایمان نہیں لائے

وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا لیکن تمہارا مسلمان کہلانے کا حق میں پھر بھی نہیں چھینوں گا۔ یہ کہنے کے باوجود کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ تم ایمان نہیں لائے ہو ساتھ ہی ان کا خوف دور کرو۔ اگر ان کو یہ خوف پیدا ہو جائے کہ اب شاید وہ مسلمان نہیں کہہ سکتے اپنے آپ کو تو کھل کر بتا دو۔ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا میں تمہیں کہتا ہوں جو اول المسلمین ہوں کہ تم کہہ سکتے ہو کہ ہم اسلام لے آئے۔ وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ یہ کہو کہ ہم اسلام لے آئیں ہیں حالانکہ ایمان تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔ اس سے بڑا منافق بھی کوئی متصور ہو سکتا ہے جس کے متعلق خدا گواہی دے آسمان سے اور اپنے سب سے برگزیدہ رسولؐ کو خود بتائے۔ اصدق الصادقینؐ کو اطلاع دے رہا ہو کہ ایک یہ لوگ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مومن ہیں ان کے دلوں میں ایمان نے جھانک کے بھی نہیں دیکھا لیکن ساتھ ہی یہ حکم بھی دیتا ہے کہ اس کے باوجود ان سے مسلمان کہلانے کا حق تم نے نہیں چھیننا بلکہ اپنی زبان سے یہ کہو ہمیں علم ہے ایمان تمہیں حاصل نہیں ہوا تمہارے اندر داخل ہی نہیں ہوا پھر بھی خدا مجھے کہتا ہے کہ تمہیں کہہ دوں کہ تم مسلمان کہوا اپنے آپ کو اس سے تمہیں کوئی نہیں روک سکتا۔

تو جہاں تک یہ جو دعویٰ تھا کہ منافقت سے مسلمان بنتے ہیں اس لئے ہم نے ان کو روکا ہے۔ یہ آیت کس طرح اس کو پارہ پارہ کر رہی ہے اس دعوے کو یعنی اس آیت کا پہلا حصہ یعنی سوچتے نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں قرآن کریم سے ثابت ہے کہ منافقوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ ایک سورۃ المنافقون نازل ہوئی اس کے اوپر اور جگہ جگہ ان منافقین کا ذکر ہے تو آج ان کو پتا چلا ہے کہ منافقین سے کیا سلوک ہونا چاہئے؟ آنحضرت ﷺ کو علم ہی کوئی نہیں تھا جن پر قرآن نازل ہو رہا تھا۔ اس کثرت سے منافقین کا ذکر ہوا اور ایک منافق کو بھی حضور اکرم ﷺ نے زبردستی غیر مسلم کہنے پر اپنے آپ کو مجبور نہ کیا ہو بلکہ رئیس المنافقین وہ جو دل آزاری میں اس حد تک بڑھ گیا کہ آنحضرت ﷺ کے متعلق ایک غزوہ سے واپسی پر اس نے یہ اعلان کیا کہ جو اس مدینہ اس شہر کا سب سے معزز شخص ہے وہ نعوذ باللہ من ذالک اس شہر کے سب سے ذلیل شخص کو نکال دے گا جب گھر پہنچے گا اور صحابہؓ جانتے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے چنانچہ اس قدر ان کے خون میں جوش پیدا ہوا، اس انتہائی خوفناک ہتک کے اوپر اس گستاخی پر کہ ان کی تلواریں بے نیام ہونے لگیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کچھ نہیں کہنا اس کو، روک

دیا حکماً یعنی منافق بھی منافقوں کا سردار اور اتنے خوفناک جرم کا وہ مرتکب ہو گیا ہو کہ دنیا کے سب سے معزز انسان کو دنیا کا سب سے ذلیل انسان کہہ رہا ہو اور حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کا ردعمل اس دل آزاری پر یہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ صحابہؓ کو منع فرمایا بلکہ جب اس کا اپنا بیٹا جو ایک سچا مسلمان تھا وہ غیرت میں یہ بات برداشت نہیں کر سکا، اس نے اجازت چاہی کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں میں اس باپ کا سر قلم کرتا ہوں تو آپ ؐ نے فرمایا تمہیں بھی اس بات کی اجازت نہیں۔ (بخاری کتاب التفسیر باب قولہ تعالیٰ ذالک بانھم آمنوا ثم کفروا) شاید اس کے دل میں یہ خیال آیا ہو کہ باقی لوگوں کو اگر اجازت دی تو شاید رسول اللہ ﷺ کو میرا خیال ہو میرے جذبات کا کہ بیٹا تو مخلص ہے اس کے دل کو تکلیف نہ پہنچے کہ کوئی اور اس کے باپ کو قتل کر رہا ہے۔ کیسا عظیم نمونہ وہ دکھاتا ہے! خود حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں۔ آپ ؐ نے فرمایا نہیں لیکن وہ ایسا تڑپ رہا تھا ایسا بے قرار تھا کہ جب مدینہ میں داخل ہونے کا وقت آیا تو آگے جا کر رستہ روک کر کھڑا ہو گیا اپنے باپ کا، اس نے کہا خدا کی قسم میں تمہیں نہیں داخل ہونے دوں گا اس شہر میں جب تک یہاں یہ اعلان نہ کرو کہ تم دنیا کے سب سے ذلیل انسان ہو اور محمد مصطفی ﷺ دنیا کے سب سے معزز انسان ہیں۔ اس نے یہ اعلان کیا اور پھر اس کو مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی۔ تو جو منافقوں کا سردار تھا وہ مسلسل اپنے آپ کو مسلمان کہتا رہا اور آنحضرت ﷺ کی یہ خواہش رہی کہ میں خود اس کا جنازہ پڑھوں۔ (بخاری کتاب التفسیر باب قولہ تعالیٰ استغفر لھم اولا تستغفر لھم) یہ ہے اسوۂ محمد مصطفی ﷺ، یہ ہے قرآن کریم کی تعلیم منافقین کے متعلق۔

اب کوئی نیا قرآن نازل ہو رہا ہے پاکستان کے اوپر کہ جہاں نئی تعلیمات جاری کی جائیں گی منافقین کے بارے میں اور پھر یہ بھی پتا نہیں کہ منافق ہے کون؟ تم منافق ہو یا وہ منافق ہیں جن کے متعلق تم کہہ رہے ہو کہ یہ منافق ہیں۔ اس کا فتویٰ کون صادر کرے گا؟ تم کہتے ہو ہمیں کہ تم منافق ہو اسی منہ سے ہم کہہ دیتے ہیں تم منافق ہو۔ فیصلہ کون کرے گا منافقت کا؟ منافقت کا فیصلہ تو خدا کے سوا کر کوئی نہیں سکتا اور خدا کا یہ فیصلہ ہے کہ جب میں فیصلہ کر دوں تب بھی تمہارا کام نہیں ہے کہ زبردستی کرو یہ میرا کام ہے زبردستی کروں یا نہ کروں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے متعلق فرمایا:

اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۲﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۳﴾ (الغاشیة: ۲۲-۲۳)

کہ اے محمد ﷺ سب دنیا کا سردار ہے تو لیکن تجھے داروغہ نہیں بنایا صرف نصیحت کرنے

والا بنایا ہے لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ (الغاشیۃ:۲۳) نہ زبردستی تو ان کو تبدیل کرے گا نہ تیری جواب طلبی کی جائے گی کہ کیوں تو نے زبردستی نہیں کی۔ مصیطر کے دونوں معنی ہیں۔ لیکن یہ داروغہ بن گئے اور دنیا کو کہتے ہیں کہ ہم کیسے اجازت دے سکتے ہیں ایک اسلامی ملک میں کہ منافق بس رہے ہوں اور وہ اپنے آپ کو مسلمان بنا رہے ہوں اور دنیا کو دھوکا دے رہے ہوں۔ جو یقینی منافق تھے جن کے متعلق خدا نے گواہی دی تھی ان سے یہ سلوک کیوں نہیں ہوا سوال تو یہ ہے؟ ان کو کیوں اجازت دی گئی کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے رہیں؟ اور جو فرضی منافق ہیں ان سے یہ کیوں سلوک کیا جا رہا ہے لیکن صرف یہی نہیں میں نے تو یہ عرض کی تھی کہ لغویات کا ایک پلندہ ہے یہ سارا قصہ۔

امر واقعہ کیا ہے؟ منافقت دور کرنے کے لئے نہیں بلکہ منافقت پیدا کرنے کے لئے قانون جاری کیا گیا ہے۔ چالیس لاکھ احمدی جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے اور یقین رکھتا ہے اس کو یہ قانون مجبور کر رہا ہے کہ اپنے منہ سے تم وہ کہو اپنے متعلق جو تم اپنے آپ کو نہیں سمجھتے۔ یہ منافقت ہے یا وہ منافقت ہے کہ تم ان کو بے شک جھوٹا سمجھ رہے ہو لیکن اپنے آپ کو وہ مسلمان ہی سمجھ رہے ہیں۔ پس ایسا شخص جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے اس کو کوئی دوسرا جو مرضی سمجھے فرق کیا پڑتا ہے یا تو اس دوسرے نے قیامت کے دن خدا کی جگہ بیٹھا ہونا ہو پھر تو فرق پڑ جائے گا لیکن اگر فیصلہ عالم الغیب نے کرنا ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم تمہیں جو مرضی سمجھیں تم ہمیں جو مرضی سمجھو فیصلہ قیامت کے دن ہوگا۔ لیکن اگر فیصلے اپنے ہاتھ میں لے لئے جائیں تو پھر فرق پڑتا ہے اور اس قانون کی اب یہ شکل بن جاتی ہے کہ اگر کوئی احمدی اپنے آپ کو دل کی گہرائیوں کے ساتھ بھی مسلمان سمجھتا ہو جس کا معنی یہ ہے کہ توحید باری تعالیٰ کا قائل ہو، فرشتوں کا قائل ہو، حشر نشر کا قائل ہو، حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی صداقت کا قائل ہو اور ان تمام اعمال کا قائل ہو جو اسلام نے فرض فرمائے ہیں، قرآن کریم کی حقانیت کا قائل ہو اور یہ یقین رکھتا ہو کہ نماز، روزہ، حج، زکوۃ یہ سارے فرائض ہیں ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ایسے شخص کو یہ قانون کہے گا کہ ہماری نظر میں چونکہ تم منافق ہو اس لئے غیر مسلم ہونے کا اعلان کرو اور غیر مسلم ہونے کا اعلان ان ساری چیزوں کا برعکس ہے بالکل اس کے سوا غیر مسلم بن ہی کوئی نہیں سکتا یعنی قانون کہے گا کہ خدا کو واحد تسلیم کرتے ہوئے بھی کہو کہ میں اس کو ایک نہیں سمجھتا، محمد رسول کریم ﷺ کو سچا جانتے ہوئے بھی اعلان کرو کہ وہ نعوذ باللہ جھوٹے ہیں، قرآن کو سچی کتاب

حقانی کتاب اور واجب العمل کتاب سمجھتے ہوئے بھی اس کی تکذیب کرو کہ جھوٹی ہے، یہ قابل عمل نہیں ہے اور یہ اعلان کرو کہ یوم حشر نشر سب کہانیاں اور قصے ہیں اور فرشتوں کا کوئی وجود نہیں ۔ یہ اعلان کرو ورنہ قانون تمہیں سزا دے گا۔ یہ ہے وہ منافقت دور کرنے کا علاج جو اس قانون میں تجویز کیا گیا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ منافقت وہ ہے یا یہ منافقت ہوگی کہ قانون مجبور کر کے یہ باتیں کہلوا رہا ہو اور دل میں کچھ اور ہو تو منافقت کی تعریف ہی بدل دی ہے۔ تعریف یہ کی گئی ہے کہ جو دل میں ہے وہ اگر تم کہہ دو گے تو تم منافق اور جو دل میں نہیں ہے وہ کہو گے تو تمہاری منافقت دور ہوگی ۔ اس کا جواب بھی اس آیت میں موجود ہے اور ساتھ یہ کہ چونکہ تم جھوٹے ہو ہم تمہیں عمل نہیں کرنے دیں گے اب قرآنی تعلیمات پر عمل ہم نہیں کرنے دیں گے کیونکہ تمہارا تعلق ہی کوئی نہیں ، رشتہ کیا ہے تمہارا قرآن کریم سے جب ہم نے تمہیں غیر مسلم کہہ دیا تو اب تمہارا رشتہ ٹوٹ گیا قرآن کریم سے اس لئے یہ ساری باتیں جو میں نے بیان کی تھیں یہ قرآنی تعلیم ہے۔ توحید، آنحضرت ﷺ کی صداقت کا اعلان، قرآن کو سچ سچ سمجھنا، برحق سمجھنا، واجب التعمیل سمجھنا، یہ ساری باتیں قرآن سے ہی تو ملی ہیں ہمیں ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں ہے جو قرآن سے باہر ہو۔

تو یہ اب نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ چونکہ ہم نے تمہیں غیر مسلم سمجھ لیا اور اعلان کر دیا اس لئے اب تمہارا قرآن سے تعلق ٹوٹ گیا ہے۔ اس شریعت پر تم عمل نہیں کر سکتے ، اس شریعت کی اصطلاحیں استعمال نہیں کر سکتے ، اس شریعت کی عبادت کے طریق اختیار نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ہماری ہوگئی اور ہم نے تمہیں اس شریعت سے نکال دیا اور قرآن کریم کے متعلق دیکھئے کہ وہ کیا کہتا ہے اس صورت حال میں؟ فرماتا ہے:

وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا

(الحجرات:۱۵)

کہ اے منافقو! جن کو ہم منافق کہہ رہے ہیں یعنی عرش کا خدا کہہ رہا ہے، اے وہ لوگو جن کے دلوں میں ایمان داخل ہی نہیں ہوا اس اعلان کے باوجود ہم تمہیں یہ بھی تسلی دیتے ہیں کہ غیر مومن ہوتے ہوئے منافق ہوتے ہوئے بھی اگر تم ایک بھی اچھا عمل کرو گے تو خدا اس عمل کو بھی ضائع نہیں کرے گا۔ یعنی قرآن پر عمل کرنے کی دعوت بھی ساتھ ساتھ دے رہا ہے۔ فرما رہا ہے کہ منافق ہو اور ساتھ دعوت نہیں بلکہ حکم دے رہا ہے، تسلی دلا رہا ہے کہ ہاں پھر بھی آؤ اور قرآن سے فائدہ اٹھاؤ اور

یہ کتاب کسی کے لئے خاص نہیں ہے۔ رحمۃٌ للعلمین کے اوپر نازل ہوئی ہے، تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے، مومنوں کے لئے بھی رحمت ہے اور منافقوں کے لئے بھی رحمت ہے یعنی ان منافقوں کے لئے جن کو خدا منافق کہتا ہے اوران کو بھی یہ تسلی دیتی ہے کتاب کہ تم بھی میرے فیض سے باہر نہیں رہے اس جھوٹ کے باوجود، اس دوغلی زندگی کے باوجود ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ اگر تم قرآن پر عمل کرو گے اور نیک اعمال کرو گے تو اللہ ان کو ضائع نہیں کرے گا اور یہاں کیا نتیجہ نکالا جارہا ہے کہ چونکہ ہم نے تمہیں منافق قرار دے دیا ہے اس لئے قرآن پر عمل نہیں کرنے دیں گے۔

بالکل ایک نئی شریعت نازل ہوئی ہے اس لئے منافقت کیوں کرتے ہیں، تسلیم کریں ہماری شریعت الگ ہے اور ہم اپنی شریعت کے ڈنڈے سے تمہیں ہانکیں گے خودتو منافق نہ بنیں قرآن کریم کے اوپر ایک جھوٹا الزام لگا کر کہ قرآنی تعلیم ہے یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ ساری دنیا میں قرآن کریم کو بدنام کرنا اور اپنی دھاندلی کے لئے قرآن کریم سے جواز ڈھونڈنا اور جواز نہ ملے تب بھی قرآن کی طرف منسوب کر کے وہ بات شروع کر دینا۔ یہ واقعہ ہو رہا ہے اس لئے منافقت کا اول تو سوال ہی کوئی نہیں، منافق تو وہ ہوتا ہے جو جھوٹ بول کر اپنے عقیدے کے برخلاف بات کرتا ہو۔ ہمیں تو کہتے ہیں تم کرو اس طرح پس منافقت سے بچانے والا قانون نہیں ہے منافق بنانے والا قانون ہے اور عملاً اس قانون کے فیض میں احمدیوں کے سوا ہر قسم کے خیالات کے لوگ داخل ہو سکتے ہیں اس سے فیض پا سکتے ہیں۔

اس کو ذرا آگے بڑھ کر دیکھئے، ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ تم جھوٹ بولتے ہو دل میں کچھ اور ہے اوپر سے کچھ اور کہتے ہو اور دوسری طرف کامل یقین ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار نہیں کریں گے اس لئے اسلام میں داخل ہونے کی شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار داخل کر دیا، نوکریاں چھوڑ دیں گے، جائدادوں سے محروم ہو جائیں گے، اپنے سارے حقوق تلف کروالیں گے لیکن دل سے جانتے ہیں اور یہ گواہی دے رہے ہیں ساتھ ہی کہ اتنے سچے لوگ ہیں کہ شدید سے شدید تکلیف برداشت کرلیں گے لیکن جھوٹ نہیں بولیں گے اور یہی ہو رہا ہے۔ تو منافق اس کو کہتے ہیں کہ ہر قسم کے دکھوں کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھے اور قبول کرلے اور جھوٹ نہ بولے تو اپنا عمل کھول کر بتا رہا ہے کہ منافق ہم نہیں ہیں بلکہ کوئی اور ہے اور وہی ہے جس کو خدا کی تقدیر ظاہر کرے گی کہ تم منافق ہو۔

پھر ایک اور اس عذر میں حماقت کا پہلو یہ ہے کہ کہا یہ جا رہا ہے کہ احمدی مسلم بن کر گویا سوسائٹی کو دھوکا دے رہے ہیں اور اس طرح عوام الناس بیچارے یہ سمجھ کر کہ یہ بھی مسلمان ہیں وہ ان کے دھوکے میں آجاتے ہیں۔ ایسی احمقانہ بات ہے کہ جس کے متعلق یہ فیصلہ ہوا ہو 74ء کی اسمبلی میں کہ وہ غیر مسلم ہیں وہ عوام الناس کو کیا دھوکا دیتے ہیں کہ ہم کچھ اور ہیں۔ یا تو غیر احمدی بن کر اپنے اندر شامل کرتے ہوں پھر تو دھوکا ہے، احمدی بن کر جب شامل کرتے ہیں تو پھر کس طرح دھوکا ہو گیا اور پھر دھوکا کیسے ہو گیا جب کہ احمدی ہونے کے نتیجے میں سزا ملتی ہے؟ عجیب بات یہ ہے کہ جب بھی کوئی احمدی ہوتا ہے پاکستان میں خصوصیت کے ساتھ اس کے ساتھ ایسا خوفناک سلوک کیا جاتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں دو باتیں طبعی نتیجے کے طور پر سامنے آتیں ہیں اول یہ کہ یہ جماعت دھوکا دینے والی نہیں ہے کیونکہ دھوکا دینے والا تو لالچ دیتا ہے کہ تمہیں یہ ملے گا اور وہ ملے گا، تمہیں جائیدادیں ملیں گی، تمہیں نوکریاں ملیں گی، تمہیں فلاں نعمتیں نصیب ہوں گی۔ جس جماعت میں داخل ہونے کے ساتھ ہی پہلی نعمتیں بھی ہاتھ سے جاتیں رہیں، نوکریاں چھٹ رہی ہوں، ماں باپ گھر سے نکال رہے ہوں، بیویاں روٹھ کر گھروں میں جا کر بیٹھ جائیں، قیامت برپا ہو جائے شہر میں، جہاں معزز تھا وہاں کا ذلیل انسان بن جائے، باپ اپنے بیٹوں کو جائیدادوں سے محروم کر دیں، مائیں اتنا ماریں کہ حلیئے بگاڑ دیں مار مار کے، چھوٹے بھائی اٹھ کر گالیاں دیں اور منہ پر تھپڑ ماریں۔ یہ سارے واقعات پاکستان میں ہو رہے ہیں اور ہوتے ہیں ہمیشہ۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ تم دھوکا دے کر ان لوگوں کو ساتھ شامل کر رہے ہو۔ عجیب دھوکا ہے، دھوکا تو وہ ہے جو تم کرتے ہو کہ وہ دو چار مرتد جو ہیں ان کے لئے دیگیں پکتی ہیں، ان کے گلوں میں ہار ڈالے جاتے ہیں، ان کے لئے گیٹ بنتے ہیں اور دو چار دن دعوتیں ہوتی ہیں ان کی۔ اس کو تو دھوکا کہا جا سکتا ہے یہ کس طرح دھوکا ہو گیا کہ مار پڑ رہی ہو اور یہ دھوکا دے کر بلایا جا رہا ہے۔ عجیب قسم کا دھوکا ہے! ہر تعریف اُلٹ گئی ہے، ہر بات ہی الٹی ہوگئی اور پھر یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے ساتھ ہی دوسرا پہلو یہ ہے کہ آنے والا منافق نہیں ہے نہ وہ جماعت منافق ہے جس میں آرہا ہے نہ وہ آنے والا منافق ہے کیونکہ جھوٹ کی خاطر کوئی ایسی مصیبت برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اعلان تو یہ ہو رہا ہو کہ فلاں شخص کی چوری ہوگئی ہے اور جو چور پکڑا جائے گا اس کو ہم منہ کالا کریں گے، گدھے پر سوار کریں گے، جوتیاں مارتے ہوئے شہر سے نکال دیں گے اور کوئی شخص جس نے چوری نہ کی ہو وہ جھوٹ بول کر منافق

بن کر چور بن جائے۔ ایسا پاگل پن بعض عقلوں کو تو نصیب ہوتا ہوگا لیکن عام دنیا کی عقلوں میں نہیں آسکتا۔ اگر یہ کہا جائے کہ فلاں چور کو حلوے تقسیم ہوں گے، مٹھائیاں کھلائی جائیں گی اور گلے میں ہار ڈالے جائیں گے پھر تو بڑے چوری کے دعویدار پیدا ہو جائیں گے لیکن جہاں سزا ملتی ہو وہاں جھوٹے کا کام ہی کوئی نہیں وہ تو کوسوں بھاگتا ہے ایسے موقعہ سے جہاں سزا ملتی ہو۔

تو احمدیت کی سچائی کے لئے تو خدا نے ایک باڑ بنا دی ہے اور انہی کے ہاتھوں سے بنوائی ہے جو منافق کہہ رہے ہیں اور جو جھوٹ کا الزام لگاتے ہیں۔ احمدیوں نے خود تو نہیں یہ باڑ بنائی اور یہ وہی باڑ ہے جو ہر نبی کے وقت بنائی جاتی ہے اور نبوت کی صداقت کا سب سے بڑا نشان بنتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کون سا نعوذ باللہ جھوٹ بولا تھا وہ تو صِدِّيقًا نَّبِيًّا (مریم:۴۲) تھے۔ نبی ہوتے ہی سچے ہیں پر ایسے سچے تھے کہ اللہ نے بار بار صدیق فرمایا۔ کس منافقت کی سزا ملی اور اس کے بعد ایک کے بعد دوسرے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا گیا۔ ناممکن تھا کسی کے لئے اس جماعت تک پہنچنا جب تک آگ میں سے گزر کے نہ وہ جاتا، پھولوں کی سیج تو نہیں تھی ہاں کانٹوں پر سے گزرنا پڑتا تھا۔ تو منافق اس طرح پیدا ہوتے ہیں دنیا میں؟ ماریں کھاتے، سزائیں لیتے شدید تکلیفوں میں مبتلا ہو کر پھر بھی مسکراتے ہوئے مزید تکلیفوں کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ بھئی کوئی احمق انسان ہوگا جو ایسے شخص کو منافق کہے یا عقل کے پیمانے بدل جائیں، تاریخیں سب تبدیل ہو جائیں پھر ٹھیک ہے جو مرضی کرو لیکن عام دنیا کی عقل کے مطابق یہ شخص پاگل کہلائے جاسکتے ہیں زیادہ سے زیادہ اور انبیاء کو پاگل اسی لئے کہا جاتا ہے۔ کہتے ہیں تم تو دیوانے ہو گئے ہو منافق نہیں کہہ سکتے۔

پہلے لوگوں کو عقل تھی اب اتنی بھی باقی نہیں رہی۔ قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے لوگوں نے جادوگر بھی کہا اور جھوٹا بھی کہہ دیا اور پاگل بھی کہہ دیا اور عاشق بھی کہہ دیا اپنے رب کا لیکن کبھی کسی نے منافق نہیں کہا کیونکہ منافقت کے یہ طور نہیں ہوا کرتے۔ ہاں پاگل ہو جائے کوئی تو پھر تکلیفیں اٹھاتا ہے ضرور اس لئے یہ بات بھی نہایت ہی لغو اور بے معنی ہے کہ جماعت دھوکے سے لوگوں کو داخل کرتی ہے اپنے اندر اور اس دھوکے سے بچانے کی خاطر ان سے مسلمان کہلانے کا حق چھین لیا گیا ہے جو بھی آرہا ہے اس وقت احمدی ہو رہا ہے وہ جانتا ہے کہ مجھ سے کیا ہوگا؟ مجھے غیر مسلم کہا جائے گا، گھروں سے نکالا جائے گا، مارا جائے گا، تکلیفیں دی جائیں گی پھر آتا ہے وہ اس لئے اس کو منافق کہنے کا تو تمہارے لئے

کوئی جواز ہی کوئی نہیں اور یہ قانون تمہارا اپنا کیا حال کر دے گا اور کر رہا ہے۔اس پر بھی غور کرو، ہم تمہیں نیک نصیحت کرتے ہیں وہ امت جوامت مسلمہ کے نام سے اس قانون کے نتیجے میں ابھرے گی اس کی شکل کیا ہوگی؟

احمدی تو اپنی سچائی کی وجہ سے چونکہ خدا کے قائل ہیں اور خوف رکھتے ہیں، پتہ ہے ہم نے جان دینی ہے شدید تکلیفیں اٹھاتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ والسلام کا انکار نہیں کرتے اس لئے وہ تو کسی صورت میں اس مصنوعی تعریف کے اندر داخل ہو نہیں سکتے ان کے لئے رستے بند ہیں پہلے سے لیکن ایک دہریہ کے لئے تو یہ روک نہیں ہے۔ایک دہریہ کو تو کھلی چھٹی ہے جو چاہے کہے اس لئے پاکستان میں اگر ایک کروڑ دہریہ بھی ہو تو اس قانون کی رو سے وہ سچا مسلمان کہلائے گا۔ایک دہریہ کے لئے کون سی مشکل ہے یہ لکھ دینا کہ مسیح موعود علیہ السلام جھوٹے ہیں جو دل میں خدا کو بھی جھوٹا سمجھتا ہو اس کا وجود ہی تسلیم نہ کرتا ہو سارے نبیوں کو وہ جھوٹا لکھوانا ہو اس سے لکھوا لیں گے اس کے لئے کون سی مشکل ہے! اگر تعریف یہ ہو سچا مسلمان ہونے کی کہ اول سے لے کر آخر تک جتنے نبوت کے دعویدار تھے سارے ہی جھوٹے تھے تو شوق کے ساتھ یہ جو دہریہ ہیں یہ اس پہ دستخط کریں گے کہ ہاں ہم مسلمان بنتے ہیں تو ایک حضرت مرزا صاحب کا انکار ان کے لئے کون سا مشکل ہے؟ تو عملاً یہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں احمدیوں کے سوا جتنے مسلمان پیدا ہوئے ہیں ان میں دنیا کو علم ہے یہ کون انکار کر سکتا ہے اس بات کا کہ ان میں دہریہ شامل نہیں ہیں۔ وہ سارے کے سارے مسلمان ہیں اس تعریف کی رو سے کیونکہ وہ جھوٹ بول سکتے ہیں۔ پھر جو عدالتوں میں جھوٹی گواہی دینے کا عادی ہو جو اپنی منفعت کے لئے اسلام کو نظر انداز کرنے کا عادی ہو اس کے لئے کون سا مشکل ہے جھوٹ بولنا تو قانون اب یہ بن گیا کہ جو سچے ہیں جو سچائی کے لئے قربانی دینے پر آمادہ ہیں اور ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں وہ تو منافق ہیں اور جب تک غیر منافق قرار نہیں دیئے جائیں گے جب تک جھوٹ بول کر ہمارے اندر داخل نہ ہوں اور جو جھوٹ بولتے ہیں ان پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں شوق سے آئیں اور مہریں لگواتے رہیں کہ تم مسلمان ہو تم بھی مسلمان ہو اور تم بھی مسلمان ہو۔ یہ نقشہ نیا ایک شریعت کا ابھر رہا ہے پاکستان میں اور کوئی خوف نہیں کر رہا اور پھر اس کا بڑے فخر سے پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے ساری دنیا میں۔تمام دنیا کی حکومتوں کو یہ لکھ لکھ کر بھیجا جا رہا ہے کہ یہ وجہ تھی ہم اس لئے مجبور ہو گئے تھے

احمدیوں کو منافق قرار دینے پر اور ان سے مسلمانی کا حق چھیننے پر اول تو حق تمہیں دیا ہی کسی نے نہیں، یہ خدا کے کام ہیں، اللہ بہتر جانتا ہے کون مسلمان ہے کون نہیں ہے؟ جن کو مسلمان کہہ رہے ہو ان کا جائزہ تو لو کبھی، کوئی حقیقت میں اسلام کے قائل بھی ہے کہ نہیں؟ کثرت سے اشتراکی ہیں ان میں جو خدا کا مذاق اڑاتے پھرتے ہیں۔ آج بھی پاکستان کے اخباروں میں رسالوں میں وہ تمسخر اڑا رہے ہیں اور کسی کو جرات نہیں کہ ان کو غیر مسلم کہہ سکے کیونکہ قانون ایسا بنا دیا اس قانون کی زد میں وہ نہیں آسکتے یہ تو ویسی بات ہے کہ

رحمتیں تیری ہیں اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

عجیب قانون ہے کہ سوائے مسلمانوں کے کسی پر حملہ نہیں کرتا یعنی جو سچے ہیں اپنے دل کے ساتھ جن کو جھوٹ بولنے کی استطاعت نہیں ہے ان کو لازماً یہ نکال کر باہر کر دیتا ہے۔

باقی جہاں تک تعلق ہے دوسرے یعنی So Called دلائل مبیّنہ مزعومہ دلائل جو قرطاس ابیض میں دیئے گئے ہیں ان کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا انشاء اللہ ایک ایک حصہ اس کا لے کر جماعت پر واضح کیا جائے گا اور میرا ارادہ ہے انشاء اللہ کہ اب چونکہ خدا تعالیٰ نے موقع میسر کر دیا ہے انہوں نے ساری دنیا میں یہ جھوٹ پھیلایا ہے اس لئے اس کا جواب جس جس ملک تک پہنچا ہے اس کی زبان میں ترجمے کروا کر کثرت سے تقسیم کروایا جائے گا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اب احمدیت کو ایک تبلیغ کا ایک بہت اچھا موقع میسر آ گیا ہے۔ عجیب بات ایک اور بھی ہے اس میں کہ ایک طرف تبلیغ بند کر دی ہے احمدیوں کے لئے دوسری طرف احمدیوں کے خلاف دلائل جاری کئے۔ سوچنا یہ چاہئے کہ اس کا مقصد کیا ہے؟ پاکستان کے متعلق سوچیں تھوڑی دیر کے لئے کہ وہاں جب احمدیوں کے خلاف دلائل سکھائے گئے مبیّنہ مسلمانوں کو تو یعنی ہم تو انہیں مسلمان ہی کہتے ہیں۔

مبیّنہ اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ سرکار کے حوالے سے ورنہ جہاں تک جماعت احمدیہ کا موقف ہے اس میں غلطی کوئی نہ لگے۔ جماعت احمدیہ ان کو غیر مسلم کبھی نہیں کہتی نہ کبھی کہا ہے نہ آئندہ کہے گی۔ کفرٌ دونَ کفرٍ کا مسئلہ جہاں تک ہے اس کے اندر ہر فرقہ ایک دوسرے کو کافر کہتا رہا ہے اب بھی کہہ رہا ہے لیکن غیر مسلم کہنا اور بات ہے۔ غیر مومن کو کافر کہتے ہیں اور قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ

خدا تعالیٰ نے خود فرمایا رسول ﷺ کو کہ ان کو کہہ دو تم غیر مومن ہو، اسی کو کافر کہتے ہیں لیکن ساتھ ہی غیر مسلم نہیں کہا نہ مجبور کیا کہ تم اپنے آپ کو غیر مسلم کہو، یہ دو الگ الگ اصطلاحیں ہیں۔ تو اس لئے جب میں کہتا ہوں مبیّنہ تو مراد یہ نہیں کہ ہم مسلمان نہیں تسلیم کرتے ہم تو یہ اقرار کرتے ہیں کہ جو منہ سے جو کہتا ہے، جس مذہب کی طرف منسوب ہوتا ہے اسے یہ حق بہر حال دیا جائے گا کہ وہ اس مذہب کی طرف منسوب ہو۔ جب ہم کہتے ہیں کافر ہے تو مراد صرف یہ ہے کہ فی الحقیقت جہاں تک اس مذہب کے مغز کا تعلق ہے وہ اس سے عاری ہے اور مراد صرف اتنی ہے کہ جب وہ وفات پائے گا تو خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگا، اس کے اعمال اس کو کافر بتا رہے ہوں گے یا اس کے بعض بدعقائد اس کو کافر بتا رہے ہوں گے اس سے زیادہ اس ہمارے فتوے کی کوئی حقیقت نہیں۔

تو بہر حال یہ جو دوسرے مسلمان ہیں اس پاکستان میں ان کے متعلق ہم پر یہ پابندی ہے کہ ان کو تبلیغ نہیں کرنی حالانکہ یہ سوچا ہی نہیں گیا کہ تبلیغ تو دو دھاری تلوار ہوتی ہے ایک طرف سے بند ہو ہی نہیں سکتی جب تک دوسری طرف سے بند نہ ہو تو عوام الناس پاکستان کے بچارے سوچ ہی نہیں سکے کہ ہوا کیا ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ ان پر بھی یہ پابندی عائد ہوگئی ہے کہ انہوں نے ہمیں تبلیغ نہیں کرنی اگر یہ نہیں ہے تو پھر یہ شکل نکلتی ہے حکومت پاکستان کا یہ فیصلہ ہوگیا کہ اگر احمدیوں کو کوئی غیر احمدی تبلیغ کرے تو انہوں نے نہایت خاموشی سے تبلیغ سنی ہے اور جواباً کچھ نہیں کہنا سمجھ آئے یا نہ آئے یک طرفہ بات سنتے چلے جائیں اور جواب میں کچھ نہ کہیں یہ قانون ہے، کہاں سے لیا؟ قرآن سے حاصل کیا سنت محمد مصطفی ﷺ سے اخذ کیا؟

آنحضور ﷺ تو جب تبلیغ کرتے تھے تو دو پہلو نمایاں تھے۔ ایک یہ کہ دنیا کا کوئی فرد بشر آپ ؐ کی تبلیغ کے فیض سے باہر نہیں رہا نہ قرآن نے اجازت دی کہ کسی کو چھوڑ دو، یہودیوں کے پاس بھی گئے، دکھ اُٹھا کر ماریں کھا کر بھی گئے، اور تبلیغ کی تو یہ کون سی شریعت ہے کہ احمدیوں کو تبلیغ نہیں کرنی اور اگر تبلیغ کرنی ہے تو پھر یہ سنت کہاں سے نکال لی کہ تم بولے جاؤ اور احمدی نہیں بولے گا کیونکہ آنحضرت ﷺ کا تو یہ تبلیغ کا نمونہ نہیں تھا۔ آپ ؐ تو گھنٹوں دیتے تھے غیروں کو ان کو تبلیغ کرتے تھے پھر ان کی باتیں سنتے تھے بڑے تحمل اور پیار سے سنتے تھے، بلکہ ایسے بھی تھے جو آکر نہایت گستاخیاں کر جاتے تھے بڑی سخت گستاخیاں کر جاتے تھے گفتگو کے دوران اور ان کو موقع دیتے چلے جاتے تھے۔

قُوْلُوا انْظُرْنَا (البقرہ:۱۰۵) جو قرآن کریم میں حکم آتا ہے رَاعِنَا منہ بگاڑ کر نہ کہا کرو یہ کس طرف اشارہ ہے؟ یہ تو نہیں تھا کہ رسول کریم ﷺ کو علم نہیں ہوتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے؟ گفتگو ہوتی تھی، مجالس ہوتی تھیں، یہود آتے تھے کئی قسم کے سوال کرتے تھے، جواب دیتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ کو تبلیغ کر سکتا ہے یہودی نعوذ باللہ من ذالک اور آپؐ کو تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ یہ کون سا قرآن کریم نکالا ہے نیا؟ اور پھر آنحضرت ﷺ تبلیغ کرتے تھے اور پھر جواب سنتے تھے اور نئی شریعت یہ ہے کہ تمہیں اگر تبلیغ کی جائے گی تو جواب کی اجازت نہیں ہوگی ورنہ تبلیغ ہی نہیں کی جائے گی۔ اگر نہیں کی جائے گی تو غیر شرعی طور پر باقی سب مسلمانوں کا حق تم نے چھین لیا، شریعت اسلامیہ کے مخالف حق ان سے چھینا اور اگر ہمیں جواب کی اجازت نہیں تو شریعت اسلامیہ کے مخالف ہمارا حق چھین لیا۔ جس پہلو سے اس کا تجزیہ کریں ہر پہلو احمقانہ ہے ایک بھی عقل والا پہلو اس میں نہیں۔ یہی وہ موقع ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ (ھود:۷۹) کہ کیا ہو گیا ہے اے قوم! تمہیں، کیا ایک بھی عقل والا تم میں باقی نہیں رہا؟ غور کرو تم کہاں پہنچ گئے ہو ہر بات کو تم نے الٹ کر دیا ہے، ہر منطقی نتیجے سے محروم رہ گئے ہو اور علم نہیں ہو رہا تمہیں کہ کہاں پہنچا دے گی تمہیں یہ منطق، تمہارے دلائل تمہیں کس طرف دھکیل کے لے کر جا رہے ہیں۔

بس اب جو وائٹ پیپر ہے اس کا میں نے ذکر کیا کہ تفصیل سے میں بعد میں بتاؤں گا اس وائٹ پیپر میں تو یہی شکل بنتی ہے کہ ہماری شریعت کے مطابق ہم تمہارے اوپر جتنے چاہیں الزام لگاتے چلے جائیں، یہ تبلیغ ہے ہماری ہم تمہیں تبلیغ کر رہے ہیں لیکن تمہیں جواب کی اجازت نہیں۔ یہ سنت تو قرآن سے ثابت ہوتا ہے کفار کی تھی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تو نہیں تھی۔ وہ یہ کہتے تھے کہ اپنی باتیں کر لیا کرو اور جب وہ قرآن پڑھنے لگے آگے سے جب وہ جواب دینے لگے تو شور مچا دیا کرو کہ یہ نہیں ہم کرنے دیں گے۔ تو سنتیں بتا رہی ہیں کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے؟ اپنے پاؤں پر تو کلہاڑی نہ ماریں اگر ہمیں غیر مسلم سمجھتے ہیں تو آپ تو مسلم بنیں۔ یہ میری نصیحت ہے آپ کو لیکن اگر نہیں بنتے اور لازماً جبر کا فیصلہ کر لیا ہے۔ تو پھر قرآن بچارے کو الزام تراشی سے محفوظ رکھیں۔ آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ پہ تو حملہ نہ کریں۔ کھل کر کہیں کہ ہم ایک نئی شریعت کے تابع ہیں جس کا نہ قرآن سے تعلق ہے نہ سنت سے (کیسٹ کی ریکارڈنگ واضح نہیں ہے)...... کہ قرآن پر آپ حملہ

کر رہے ہیں اور ہمیں جواب کی اجازت نہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی سنت کو بگاڑ رہے ہیں اور دنیا کے سامنے نہایت بھیانک نقشہ پیش کر رہے ہیں اور ہمیں جواب کی اجازت نہیں۔ ٹھیک ہے جہاں بس چلتا ہے جواب کی اجازت نہ دیں لیکن جہاں ہمارا بس چلے گا ہم بڑی قوت اور بڑی فہم کے ساتھ، حکمت کے ساتھ شرافت کے دائرے میں رہتے ہوئے کثرت سے جواب دیں گے۔ اس لئے احمدی کا فرض ہے کہ انفرادی طور پر بھی وہ جوابی کاروائی کے لئے تیار ہو جائے اور جب لٹریچر مہیا کیا جائے تو اس کی تقسیم میں بھی بھر پور حصہ لے۔ ایک پمفلٹ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ والسلام اور احمدیت کے خلاف شائع کریں تو دس سو نہیں تو دس پمفلٹ تو ضرور سر دست شائع کیا جائے گا جواب میں اور پھر جب خدا توفیق بڑھائے گا تو پھر ایک کے جواب میں سو بھی ہم شائع کرنے لگیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:

ایک اور نہایت ہی دردناک اور بھیانک تازہ ظلم کی اطلاع آئی ہے۔ اس سلسلہ میں میں احباب جماعت کو دوبارہ دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہوں اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے بہت دعا کریں۔ پہلے تو انہوں نے باجوہ صاحب (چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب) اور مولوی خورشید صاحب (مولوی حکیم خورشید احمد صاحب) وغیرہ کے کیس میں ایک بالکل جھوٹا اور فرضی من گھڑت کیس ان کے خلاف بنالیا اور کہا کہ یہ بوڑھے بیچارے اور بیمار یہ ایک مولوی کو اغوا کر رہے تھے اس وقت پکڑے گئے اور جب دنیا میں اس کے خلاف احتجاج ہوا تو ایک گند دوسرے گند پر مائل کر دیتا ہے ایک جھوٹ دوسرے جھوٹ کی انگیخت کر دیتا ہے۔ انہوں نے اس ظلم کے اوپر مزید ظلم یہ کیا کہ وہ جو دو نوجوان پکڑے ہوئے تھے ان پر اتنے دردناک اور ہولناک مظالم کئے ہیں پولیس نے کہ ان کے تصور سے بھی آدمی کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسی بھیانک ایسی بے حیائی کے ساتھ ان پر ظلم کیا گیا ہے کہ اسلام کے نام پر جھوٹ اگلوانے کے لئے اس قدر مظالم! تعجب ہے کہ ان کو کوئی خوف ہی نہیں ہے کہ ہم نے ایک خدا کو جان بھی دینی ہے کہ نہیں۔

اس اطلاع کے متعلق تو ہدایت دے دی ہیں کہ ساری دنیا میں اس واقعہ کو مشتہر کرنا چاہئے۔ اور سزا یہ دے رہے تھے کہ ان بڈھوں کو شامل کرو اور تحریر لکھ کے دو ہمیں کہ تم بھی اغوا کرنا چاہتے تھے اور وہ دونوں بھی اغوا کروانا چاہتے تھے اور ان کی ہدایت پر تم اغوا کروا رہے تھے تا کہ دنیا سے جو احتجاج

آ رہے ہیں ان کو پھر وہ تحریر شائع کر کے دکھادیں کہ یہ دیکھ لو تحریر اور ایک ایک رات میں بعض دفعہ پانچ پانچ دفعہ وہ بے ہوش ہوئے ماریں کھا کھا کر اور ننگے بدن کر کے ان کو گاؤں والوں کو دعوت دی گئی کہ آئیں ان کو دیکھیں اور انتہائی گندی مغلظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اور ان کے والدین اور ان کے عزیزوں کے خلاف جو گندی گالیاں سوچی جاسکتیں ہیں وہ دی گئیں اور پھر بلیڈوں سے ان کو چیرا گیا اور ان کے اوپر مرچیں پھینکی گئیں، الٹے لٹکائے گئے یہاں تک کہ اسی حالت میں وہ بے ہوش ہوئے۔ ہر دکھ جو آپ سوچ سکتے ہیں وہ ان کو دیا گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو استقامت عطا فرمائی اور باجوہ صاحب اور ان بیچارے مظلوم کے متعلق انہوں نے آخر وقت تک نہیں بیان دیا اور جب یہ دیکھا کہ اب ہمارے پاس چارہ کوئی نہیں رہا اس سے زیادہ تو پھر موت رہ گئی تھی باقی تو اب اس کیس کو پولیس نے سفارش کر دی ہے کہ مارشل لاء میں آزمایا جائے کیونکہ سول ہتھیار جو ہمارے پاس تھے وہ تو ہم نے استعمال کر لئے یہ تو ہتھکنڈے ہیں نا سول Civil ان سے بڑھ کر تو سول Civil کے پاس ہتھکنڈا کوئی نہیں ہے۔ ہاں مارشل لاء جس کو چاہے موت کی سزا دے دے تو اب وہ کیس مارشل لاء میں بھجوایا جا رہا ہے تو دعا کریں ان لوگوں سے واسطہ ہے اس وقت اسلام کو اور اسلام پر یہ ہیں ظلم کرنے والے انتہائی خوف ناک۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے اور باز رکھے کیونکہ یہ معاملہ تو اتنا بڑھ چکا ہے کہ اس کے بعد پھر خدا کی طرف سے سوائے اس کے کہ ایسی قوموں کی ہلاکت کی تقدیر لکھ دی جائے پھر اور کچھ رہتا نہیں باقی۔ اپنی بے حیائی میں اور ظلم اور سفا کی میں اور سچائی کو جھٹلانے میں یہ ایک حد سے آگے نکل چکے ہیں۔ بظاہر تو واپسی کی صورت نظر نہیں آ رہی مجھے لیکن دعا کرنی چاہئے ہمارا فرض ہے، ہمارا اپنا وطن ہے، ہمیں اس سے محبت اور پیار ہے کہ چند شریروں کی وجہ سے سارے وطن پر عذاب آجائے اور مصیبت پڑے اس کا بھی تو ہمیں ہی دکھ پہنچنا ہے۔ ان کو کہاں سے اس کا دکھ ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے یہ دعا کی تحریک جو کر رہا ہوں خاص طور پر یاد رکھیں۔ راتوں کو اٹھیں تہجد میں، دن رات ان بھائیوں کے درد کی حالت کو سوچ کر اور اپنی اس نعمت کی حالت کو سوچ کر کہ آپ آرام میں پھر رہے ہیں خاص طور پر ان کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔